107381 ـ كريسنٹ نامی روٹی كھانا

سوال

كيا كريسنٹ " croissant " نامی ہلال كی شكل ميں روٹی كھانی جائز ہے، اس كا قصہ كچھ اس طرح ہے كہ يہ روٹی ايك عيسائی نانبائی نے تيار كی تھی، جو عثمانی دور حكومت كے شكست كی نشانی كے طور پر بطور جشن پكائی جاتی ہے.

ميں نے يہ قصہ انٹرنيٹ پر الموسوعۃ المجانيہ ميں تلاش كيا تو كچھ اس طرح كے قصے ہی پائے، ليكن بعض لوگ كہتے ہيں كہ يہ قصہ صحيح نہيں، ميرے خيال كے مطابق يہ قصہ تو طلبا كی كتابوں ميں بھی مذكور ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

الكرسون يا الكروسان يہ ايك قسم كی معروف روٹی ہے، جسے انگلش ميں (croissant) كہتے ہيں، اور فرنچ ميں بھی تقريبا اسی طرح كا نام ہے، اور يہ روٹی تقريبا ہلال كی شكل ميں بنائی جاتی ہے جس ميں كچھ اور حلقے بھی ہوتے ہيں.

دوم:

بعض عربی اور اجنبی مصدر بيان كرتے ہيں كہ يہ روٹی ہلال كی شكل ـ مملكت عثمانيہ كا نشان ـ ميں بنائی گئی تھی جو كہ وينا معركہ ميں پولينڈ كے لشكر كے ہاتھوں عثمانيوں كی شكست كی خوشی اور جشن ميں بنائی گئی، اس شكست با باعث ايك نانبائی بنا تھا، جب اس نانبائی نے مسلمان فوجيوں كو قلع بند شہر تك پہنچنے كے ليے خندق كھودنے كی آواز سنی تو اس نے بادشاہ كو خبر كر دی تو اس نے فوری طور پر مسلمانوں كے خلاف چال چلی جس كی بنا پر مسلمانوں كو 1683 ميلادی ميں شكست سے دوچار ہونا پڑا.

اور بعض مصادر يہ بيان كرتے ہيں كہ اس شكل كی روٹی بنانا عبد الرحمن الغافقی كی قيادت ميں معركہ بلاط شہداء ميں فرانسيوں كے ہاتھوں (732م) ميں شكست كا جشن منانے كو بيان كرتی ہے.

اور بعض يہ بيان كرتے ہيں كہ كروسون يا كريسنٹ روٹی كچھ يورپی ممالك ميں طلباء كے منہج ميں موجود ہے ہو

سکتا ہے آج لوگوں کا اس قصہ کو تلاش کرنے کا یہی سبب اور باعث ہو.

سوم:

رہا اس روٹی کو کھانے کا شرعی حکم تو ہمارے خیال میں ان شاء اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں، اصل میں اپنے مواد کے اعتبار سے تو یہ حلال ہے، لیکن اگر اس میں کوئی حرام چیز ڈالی جائے یا آٹے کو شراب میں گوندھا جائے تو پھر حرام ہو گی.

لیکن اس روٹی کو بنانے کے سبب اور مناسبت کے بیان کردہ قصے کی بنا پر اس کے حرام ہونے کی ہم تو درج ذیل امور کی بنا پر کوئی وجہ نہیں سمجھتے:

1 ـ یہ قصہ ایك خود ساختہ ہے اس کے یقین کی کوئی راہ نہیں، مصادر نے اس قصہ کو بیان کیا ہے جس کا معنی فی الواقع یقینی طور پر وقوع نہیں.

2 ـ پھر قصے کا پرانا اور قدیم ہونا اس کے نفسیاتی آثار کے قدیم ہونے اور اپنے اندر چھپے ہوئے غم کو چھپانے کا کفیل ہے، اور شریعت تو واقعیت اور محسوس پر بنا کرتی ہے نہ کہ وہم و گمان یا مطموس چیز پر.

4 ـ اس سب کے باوجود ہلال کوئی اسلام کا شعار اور علامت نہیں، بلکہ یہ تو عثمانی دور حکومت کا شعار اور علامت ہے، اور دین کی طرف کسی شعار کی نسبت کرنے اور کسی شعار کو اسلامی حکومت کی طرف منسوب کرنے میں فرق ہے مثلا اموی دور حکومت یا عباسی دور حکومت وغیرہ تو دین کی طرف شعار کی نسبت کے لیے دلیل اور نص کی ضرورت ہوتی ہے.

اس لیے اس پر دینی پاکبازی کو دائرہ کو لٹکانا اور لمبا نہیں کرنا چاہیے، اس کا تفصیلی بیان ہماری اسی ویب سائٹ کے سوال نمبر (1528) اور (79141) کے جوابات میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .